سوال

(49) جنازہ کی نماز میں سلام ایک طرف کا حکم ہے یا دونوں طرف؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنازہ کی نماز میں سلام ایک طرف کا حکم ہے یا دونوں طرف؟ (حاجی بشیر احمد کشمیری) (۲جنوری ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازِ جنازہ میں دو سلام ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

'ثَلَاثُ خِلَالٍ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُھُنَّ، تَرَکَھُنَّ النَّاسُ, إِحدَاھُنَّ: اَلتَّسلِیمُ عَلَی الجَنَازَةِ مِثلُ التَّسلِیمِ فِي الصَّلَاةِ' (السنن الکبرٰی للبیھقی، بَابُ مَن قَالَ یُسَلِّمُ عَن یَمِینِہٖ وَعَن شِمَالِہٖ، رقم: ۶۹۸۹)

یعنی ''تین خصلتیں ایسی ہیں، رسول اللہ ﷺ ان پر عمل پیرا تھے لیکن لوگوں نے انھیں ترک کردیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جنازہ میں سلام نماز کی طرح ہے۔''

اور ''صحیح مسلم'' وغیرہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے:

'أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ تَسلِیمَتَینِ فِی الصَّلٰوةِ۔' (صحیح مسلم، بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحلِیلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِندَ فَرَاغِھَا وَکَیفِیَّتِہٖ، رقم: ۵۸۱)

''یعنی نبی ﷺ نماز میں دو سلام پھیرتے تھے۔''

اس سے پہلی حدیث کے اجمال کی وضاحت ہوجاتی ہے۔ (تلخیص احکام الجنائز)

لیکن علامہ عینی کی شرح بخاری بحوالہ المعرفہ ابن مسعود کی اسی روایت میں دو سلام کی تصریح ہے۔ نیز سنن کبریٰ بیہقی میں عبد اللہ بن ابی اوفی کی روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنی بیٹی کی نمازِ جنازہ پر دو سلام پھیرے تو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے زیادہ نہیں کیا۔ آپ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ لیکن اس میں شریک عن ابراہیم منفرد ہے۔ معروف ان سے ایک سلام ہے۔ اور اگر کوئی صرف ایک سلام پر اکتفا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تصریح ہے :

’أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيهَا أَربَعًا وَسَلَّمَ تَسلِيمَةً وَرُوِّينَا عَن عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ مُرسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : سَلَّمَ عَلَى الجِنَازَةِ تَسلِيمَةً وَاحِدَةً۔‘ (السنن الکبریٰ للبیهقی، بَابُ مَا رُوِيَ فِي التَّحَلُّلِ مِن صَلَاةِ الجِنَازَةِ بِتَسلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، رقم : ۶۹۸۲)، (مستدرک للحاکم، کِتَابُ الجَنَائِزِ، رقم : ۱۳۳۲)

’’رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔‘‘

اس بناء پر علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے ’’زاد المعاد‘‘ میں دونوں طرح جواز نقل کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ (عون المعبود : ۱۹۳/۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب الجنائز : صفحہ : 114

محدث فتویٰ